VOLUME 2 | SPECIAL ISSUE 25
ISSN 2181-1784
SJIF 2022: 5.947 | ASI Factor = 1.7

مصر میں اردو زبان کے ستر سال

پروفیسر جلال السعید الحفناوی
قاہرہ یونیورسٹی – مصر

SEVENTY YEARS OF URDU LANGUAGE IN EGYPT

https://doi.org/10.5281/zenodo.7396031

Professor **Galal Jalalussaid Hafnavi**
Qahira university, Department of Urdu
Phone: +20 101 477 0999

کسی زبان کی عظمت کا اندازہ اس کی علمی ، ادبی و ثقافتی وسعت اور خود میں خیالات کو سمو کر ان کو بیانی انداز دینے کی قدرت کے ساتھ ساتھ اس کے پھیلاؤ سے لگایا جاتا ہے ۔ اردو زبان ایک نئی زبان ہے جس کی تاریخ چند صدیوں سے زیادہ نہیں بنتی ۔ اس زبان کا اپنے وطن سے باہر پھیلاؤ اس کی اہمیت کا سب سے بڑا ثبوت ہے ۔ اردو زبان ایک ایسی زبان ہے جس کو کسی دور میں بھی اپنے پھیلاؤ کے لیے کسی قسم کی سیاسی یا مذہبی طاقت میسر نہ آئی جو اس دور میں اور اس سے قبل بھی بہت سی زبانوں کو میسر تھی اور ہے ۔

اردو زبان جس کو کسی جگہ کسی علاقائی زبان ہونے یا کہلانے کا شرف حاصل نہ ہو سکا ، جو اپنے ہی وطن میں غریب الوطن رہی ۔ ایک ایسی زبان کا ۔ ایسی ممالک میں پھلنا پھولنا جن سے اس کا کوئی لسانی رشتہ بھی نہ ہو یقیناً ایک حیرت انگیز امر ہے ۔ اردو زبان ہمیشہ اپنے بولنے والوں کے سہارے پھیلتی رہی ۔ اور تھوڑے ہی عرصے میں ایک ایسی ثقافتی علمی اور ادبی زبان بن گئی جو آج دنیا کی بڑی بڑی یونی ورسٹیوں میں پڑھائی جاتی ہے ۔ اس کے بولنے اور سمجھنے والوں کی تعداد اتنی بڑی کہ دنیا کی نشر گاہوں سے اسے اپنے مقاصد کی نشر واشاعت کے لیے دوسری ترقی یافتہ زبانوں کا بدوش بنایا ۔

مصر بھی ان ممالک میں سے ایک ہے جہاں اردو اس صدی کے اوائل میں داخل ہوتی تھی ابتدا میں یہ زبان ان لوگوں کی تھی جو ہندوستان سے تلاش معاش کے لیے یہاں آتے تھے اور اپنے گھریلو ماحول میں اس زبان کو استعمال کرتے تھے یا پھر ہندوستان کے لوگ تھے مختلف زبانیں بولتے تھے اور اس زبان کا باہمی ثقافت کے لیے سہارا لیتے تھے ۔ لیکن جلدی ہندوستان میں سیاسی تغیرات کی بنا پر مصر میں ایسے طبقے کی تعداد بڑھتی چلی گئی جو اردو زبان کو اپنی شخصیت کا ایک جز سمجھتے تھے ۔ یہی وہ لوگ تھے جو انگریزوں کے ساتھ ساتھ مشرق وسطی میں گھوم رہے تھے اور جہاں بھی اقامت کا موقع ملتا وہیں رہ پڑتے تھے ، سو اس طرح اردو بھی مصر میں آتی اور یہاں رہ پڑی ۔

مصر میں صحیح معنوں میں اردو کی آمد کا تاریخی تعین بڑا مشکل ہے ۔ لیکن ستر سال پہلے 1930 میں مصر سے اردو کا ایک اخبار جاری ہوا تھا ۔ جس کے شمارے میرے پاس محفوظ ہیں ۔ اس تحریر کا مقصد اس اخبار کی اشاعت سے لے کر اس وقت تک اردو کی رفتار کا جائزہ پیش کرنا ہے ، مصر میں اردو زبان کی تاریخ کا پہلا باب تصور کیے جانے کا مستحق ہے ۔

VOLUME 2 | SPECIAL ISSUE 25
ISSN 2181-1784
SJIF 2022: 5.947 | ASI Factor = 1.7

قاہرہ سے اردو زبان میں سب سے پہلا رسالہ (جہان اسلامی) کے نام سے ابو سعید عربی نے نکالا ۔ موصوف ضلع گجرات کے رہنے والے تھے ۔ جنگ بلقان کے زمانے میں وطن سے ہجرت کر کے ترکوں کے ساتھ جہاد میں شامل ہونے کے لیے ترکی جا پہنچے جہاں غازی انور پاشا کے مقربین میں شمار ہونے لگے ۔ جنگ بلقان کے ختم ہونے پر قاہرہ تشریف لائے اور ہندوستان کی آزادی کی جد وجہد میں حصہ لینے کے لیے اس رسالہ کا سہارا لیا ۔ یہ رسالہ اردو عربی اور ترکی تین زبانوں میں نکلتا تھا ۔ اس کے مضامین ہندوستان میں انگریزی حکومت کے خلاف ہوتے تھے ۔ چند ہی شمارے نکلے تھے کہ حکومت ہند نے اس رسالہ کا داخلہ ہندوستان میں بند کرا دیا ۔ چونکہ یہ رسالہ ہندوستان بکثرت جاتا تھا اور اس کا مقصد ہندوستانیوں میں جذبہ آزادی بیدار کرتا تھا ۔ اس لیے ہندوستان میں داخلہ بند ہونے کے بعد زیادہ عرصہ زندہ نہ رہ سکا اور بند ہوگیا ۔

اس کے بعد سال 1930 میں قاہرہ سے اردو کا پہلا اور آخری ہفتہ وار اخبار شائع ہوا ۔ اس اخبار کے کرتا دھرتا محمود عرفانی تھے جو اپنے یہاں کے مطابق قاہرہ اسی مقصد سے آئے تھے وہ چاہتے تھے کہ وہ اس اخبار کے ذریعے ہندوستانی مسلمانوں کو اسلامی دنیا سے روشناس کرا سکیں ۔

محمود احمد عرفانی اس ہفتہ وار اخبار کے چیف اڈیٹر تھے ۔ اور ان کے چھوٹے بھائی محمد ابراہیم علی عرفانی اس اخبار کے منیجر تھے ۔ قاہرہ کی ایک مشہور سڑک شارع محمد علی ایران کا دفتر تھا ۔ اسی کے ساتھ انھوں نے ایک تجارتی ادارہ بھی کھولا تھا جس کا نام بیت الہند رکھا تھا تا کہ اس کے ذریعے مصر اور ہندوستان کے درمیان تجارتی سرگرمیوں کو بڑھایا جا سکے ۔ یہ کاروبار بھی انھی دونوں بھائیوں کے ہاتھ میں تھا ۔

آج ستر سال گزرنے کے بعد قاہرہ میں صرف ایک شخصیت بقید حیات ہے اور وہ مصر کے مشہور ومعروف شاعر ۔ شیخ صاوی علی شعلان ۔ جو ڈاکٹر اقبال مرحوم کے اشعار کا عربی میں ترجمہ کرنے کے باعث عالم اسلامی میں بڑا مقام رکھتے ہیں ۔ میں نے ان سے اس اخبار اور اس کے بھائی محمود احمد عرفانی کے بارے میں ان سے پوچھا لیکن وہ اس سلسلے میں کوئی معقول بات نہ بتلا سکے ۔ انھوں نے بتایا کہ شیخ محمود ہندی اسلامی دنیا نکالتے تھے ۔

خاصی عربی جانتے تھے -----------، کہاں سے آئے تھے ؟ کیا انھوں نے یہاں تعلیم حاصل کی تھی؟ قاہرہ میں کتنے عرصے رہے تھے ۔

ان کا اخبار کتنے عرصے جاری رہا ؟ اس بارے میں وہ کچھ نہ بتا سکے جس کی سب سے بڑی وجہ ان کی عمر ہے شیخ صاوی اس وقت اسی سال کے ہیں اور پھر دوسری بات یہ کہ وہ نابینا بھی ہیں مستقل بیمار رہنے کی وجہ سے ذہن پوری طرح کام نہیں کرتا اور جب میں نے انھیں بتایا کہ آپ نے اس اخبار کی تعریف میں ایک نظم بھی کہی تھی جو اخبار میں چھپی ہے ۔ تو بڑے حیران ہوئے اور کہنے لگے ۔ بڑا اچھا ہو کہ آپ مجھے وہ نظم لا دیں ۔

مصر میں مقیم پرانے ہندوستانی مسلمانوں میں سے جواب پاکستانی کہلاتے ہیں اور جن میں سے بعض نے مصری قومیت بھی لے لی ہے چند ایسے معمر افراد موجود ہیں جن کو اس اخبار کے بارے میں سنی سناتی باتیں معلوم ہیں ۔ ایسے افراد جو اس اخبار کے چیف اڈیٹر کو جانتے تھے ۔ عرصہ ہوا خدا کو پیارے ہو چکے ہیں ۔ اس بنا پر ہمارے سامنے محمود احمد عرفانی کو جاننے کے لیے ان کے اس اخبار کے سوار اور کوئی ذریعہ نہیں ۔